عِندَ ذِکرِ الاولیاءِ تنزلُ الرحمۃ

بعونِ قادرِ مطلق وفضلِ رسولِ برحق درین ایامِ نضارت انضمام این گلدستۂ خمسہای رنگین ومجموعۂ
مناقبِ محبوبانِ ربّ العٰلمین۔ گلِ تازۂ گلستانِ فصاحت موسوم باسمِ تاریخی ٭

بہارِ بوستانِ عقیدت

۱۳۱۱ھ

متضمن محامدِ حضور غوث الاعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا معروف بہ

باغ و بہار جیلان

۱۳۱۱ھ

ومشتمل بر مدائحِ حضراتِ خواجگانِ چشت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مشہور بہ

چشمۂ کرمِ چشت

۱۳۱۱ھ

از نتائجِ ابکارِ افکارِ عالیجاہ والا پائگاہ خوش گفتار جناب مولوی ستار بخش صاحب ستار شاگردِ حضرت مولوی
محمد امتیاز احمد صاحب تاثیر وپاک نہاد خوش اعتقاد ستودہ شیم جناب مولوی محمد کرم احمد صاحب رحمہ

مطبعِ مجتبائی باطبع گردید

غوث غوث غوث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محو عشق غوث ہون ما و شما سی کیا غرض — دوست دشمن آشنا نا آشنا سے کیا غرض
غوث کشتیبان ہین بیڑے کے ناخدا سی کیا غرض — ہین فدا غوث ہون شاہ و گدا سی کیا غرض

ذرۂ خورشید کو نور سہا سے کیا غرض

تشنۂ دیدار کو آب بقا سے کیا غرض — کشتۂ تیغ محبت کو فنا سے کیا غرض
مبتلائے غوث کو دام بلا سے کیا غرض — ہین فدائے غوث ہون شاہ و گدا سی کیا غرض

ذرۂ خورشید کو نور سہا سی کیا غرض

بس ہی ہی سیر مین ایک شاخ گل کی بو — جانتا ہون [illegible] بوئے محبوب کو
لاکھ اسمین زینت باغ جنان ہی کیون نہو — دوستو سیر چمن کی مجکو مت تکلیف دو

عاشق بغداد کو گل کی فضا سی کیا غرض

ہی تمنا ہر گھڑی لب پر اونہین کی یاد ہو | سیر ہین میکے نشئہ جامِ می بغداد ہو
جان ہو اونہین محو فکر غیر سے آزاد ہو | دل اونہین کی دم قدم سی شاد ہو آباد ہو
اپنے ویرانہ کو جمعِ بی وفاسی کیا غرض

عشق مین بغداد کی ہو رنگ فق چہرہ ہو زرد | اشک ہون آنکھونسی جاری ہی اور لبو پر آہ سرد
چاک ہو جیب گریبان ہو پڑی چہرہ پہ گرد | روز افزون مجکو ہو شوقِ درِ والا کا درد
جو مریضِ عشق ہو اوسکو دواسی کیا غرض

ٹلگئی اوسکی بلا جسپر ہوا اونکا کرم | غوثِ اعظم کا ہی سب مخلوق پر فیضِ اتم
گردنین ہین اولیا کی روبرو حضرت کے خم | حکمِ حق سی ہر ولی کی سر پہ ہی اونکا قدم
صاحبِ اسلام کو چون وچرا سی کیا غرض

ہی وہی مخدوم سب اقطاب اور اوتاد کا | ہی وہ حاکم آب و آتش اور خاک و باد کا
ہی ازل سے وہ اوجالا عالمِ ایجاد کا | تا ابد رخشان ہی نور اوس سیّد الافراد کا
جلوۂ شمس الضحیٰ کو اختفا سی کیا غرض

ہین نرالی دور دوری عالمِ اسباب کی | ہین بدلتی دمبدم احوال شیخ و شباب کی
طوطے اوڑتی ہین یہان فکرِ اولی الالباب کے | بولکر ہو جاتی ہین چپ مرغ سب اقطاب کی
لیکن اونکے مرغ کو اس ماجرا سے کیا غرض

ساقیِ کوثر کا لطف عام ہے اونپر تمام ہے مئِ تسنیم سے لبریز یکسر اونکا جام
اونکے متوالی ہین فضلِ مصطفےٰ سی شاد کام اونکی عاشق مست خُمِ وصلِ حق سی ہین مدام
صحنِ باغ و مطربِ شیرین ادا سے کیا غرض

قلزمِ جود و سخاوت کی ہین وہ دُرِّ یتیم دوسرا ہی کون حضرت سا کریم ابن کریم
سب نے پایا نہ پہ ہمیشہ اونکا ہے لطفِ عمیم جو ملا اونکو رسول اللہ سے فضلِ عظیم
کیا علاقہ اوسکو حد سے انتہا سی کیا غرض

سب زمین سی تا فلک ہی آپکے زیرِ قدم تھا رسول اللہ کا دوشِ مبارک پر قدم
تاجدارِ اولیا کیونکر نہ سمجھین اونکو ہم اہلِ عرفان اونکو افضل کہتے ہین کہا کر قسم
کذب کا کیا ذکر اسمین افترا سے کیا غرض

وہ شہِ دین حکم پاکر جنکا مردی جی اوٹھین جو مریضونکو شفا چاہین تو اکدم بخش دین
عقدۂ لاحل اشارہ سے وہ دم مین حل کرین فضل کا ہوا اونکی پھر بھی کوئی منکر تو نہین
ایسے بی انصاف بیدین بیحیا سی کیا غرض

ہی ہمارے واسطے صحنِ چمن کنجِ قفس جانتے ہین لالہ و نسرین مثالِ خار و خس
ہین غلامِ قادری اللہ بس باقی ہوس صبغۃ اللہ عاشقانِ غوث کا بانا ہی بس
زعفران بیکار ہے رنگِ حنا سی کیا غرض

ہی بھروسہ جسکو ہر دم غوثؑ کی امداد کا / دام کا ڈر ہی نہ کھٹکا ہی اوسے صیاد کا
وسوسہ کیا آسکے دلمین اوسکی فکرِ زاد کا / سنگریزہ جسکو ملجائے رہِ بغداد کا
اوسکو دُر کیا مال ہے سیم و طلا سی کیا غرض

بھیجی وہ حق نے دی جاروب کش کو آپکے / سامنے اوسکے سلاطینِ جہانکی سر جھکے
تاجِ شاہی کیون نہ قدمونکے تلے وہ پھینکدے / خاکروبی جسکو پلکونسے ملے وانکی اوسے
چترِ شہ بیقدر ہی بالِ ہما سے کیا غرض

قابلِ لطف و کرم گرچہ مری حالت نتھی / پر توجہ ہے یہہ سب مجھپر اوسی سرکار کی
ہون نصیبہ کا سکندر واہ ری قسمت مری / حبّذا خاکِ درِ محبوب مجھکو مل گئی
حاجتِ اکسیر کیا ہی کیمیا سے کیا غرض

دلمین آنکھونمین بسایا جلوۂ روی حضور / ہی جمالِ رخ سے روشن اپنا سینہ مثلِ طور
دولتِ دنیا کا ہون سائل کبھی یہہ کیا ضرور / اپنی پیشانی پہ ہی سنگِ درِ اقدس کا نور
گوہرِ نایاب و لعلِ بیبہا سے کیا غرض

اپنی دلکا ہی شہا اک تو ہی تو بد نظر / سیر ہین آنکھونمین جگر مین دلمین ہی تیرا گذر
ظاہرا گو دور ہون اوس آستانہ سی مگر / آئینۂ انور کا ہر دم ہی کلس پیشِ نظر
ماہِ پُر انوار و مہرِ پُر ضیا سے کیا غرض

میں ہوں دیوانہ نہیں عالم کی مجھکو کچھ خبر | کیا زمین و آسمان ہیں اور کیا شمس و قمر
ہے تجلی شبکہ پُر نور کی پیشِ نظر | آنکھ کے پردے میں ہر دم ہے وہ جالی جلوہ گر

ہے عبث کحل الجواہر اور جلا سے کیا غرض

بارک اللہ کوچہ بغداد ہے اپنا مقام | گلشنِ فردوس کیا ہے اور کیا دار السلام
عطرِ جنت سے مجھے مطلب بوئے گل سے کام | بوئے کوئے پاک سے اپنا معطر ہے مشام

نافہ مشکِ ختن سے اور خطا سے کیا غرض

وہ علی کی جان رسول اللہ کے لختِ جگر | تابعِ فرمان ہیں سب جنکے ملک جن و بشر
جنکے قبضے میں خدا نے کر دئے ہیں بحر و بر | چاہ میں ڈوبا ہوں اونکی جان تازہ دل ہے تر

بحر کا سائل ہوں کیوں ابرِ سخا سے کیا غرض

سر یہ موزوں جنکے محبوبی کا زیبا تاج ہے | جنکو حق نے دیدیا دونوں جہاں کا راج ہے
جنکے تیرِ ناز کا سینہ مرا آماج ہے | پائے بوسی اونکے مستوں کی مرا معراج ہے

تخت سے مطلب ہے کیا تاج و لوا سے کیا غرض

ہے جو معشوقِ خدا وہ جانِ جانان اپنا ہے | لطف اوسکا دو جہاں میں ساز و سامان اپنا ہے
ذکر اوس محبوبِ حق کا دین و ایمان اپنا ہے | نامِ شاہنشاہ جیلان مونسِ جان اپنا ہے

نغمۂ [illegible] سے کیا غرض

نامِ پاکِ خالقِ ہر دو سرا ہر دم ہے ورد
یا محمد یا علی مشکل کشا ہر دم ہے ورد
ذکرِ اہلبیتِ محبوبِ خدا ہر دم ہے ورد
اسمِ اعظم غوثِ اعظم کا مرا ہر دم ہے ورد
حاسدوں کا کیا خطر اہلِ دغا سے کیا غرض

نام پر ہین غوث کی قربان ہون دلسی جانسی
حاسدِ بد ہین حسد سی اپنی گو جلتا رہے
دشمنی مجھسے جتائین جسکا جی چاہی کرے
شکرِ حق ہین میرے حامی غوثِ اعظم پیر مجھے
ظالمون کی کیا ہی پروا او جفا سے کیا غرض

ہی قیامت کی مصیبت آفتین آئی ہین گھر
شورشِ اعدا ہی ہین تخریب پر میری مُصر
پر کسی غم سے نہین ہی میری خاطر منتشر
ہین مدد پر میری جب وہ افضل الاقطاب پھر
کیا عدو کا ڈر مجھے فکرِ بلا سے کیا غرض

کیون بلیاتِ دو عالم کی ہو فکرِ پیش و پس
غوثِ اعظم ہر بلا مین ہین مری فریاد رس
کیا ہی پروا گر نہین ہی کوئی ہمدم ہمنفس
عون ہی اوس نورِ عینینِ علیؑ کی مجھکو بس
کیا تعلق غیر سے ہی ما سوا سے کیا غرض

سنگِ فرقت سی ہوی ہی میرا شیشۂ دل چور چور
پرہی بغداد سی جان ہی پر از کیف و سرور
گو بدایون مین پڑا ہون روضۂ اقدس سی دور
جانمین ہی نورِ حضور اور دلمین ہی اونکا ظہور
منتِ قاصد ہی کیا بادِ صبا سے کیا غرض

مانگتا ہون قادرِ مطلق سے ہر دم یہہ دعا
نزع مین ہو ہمنفس بغداد کی دلکش ہوا
دیکھکر وہ تابشِ انوارِ روے پُرضیا
تارِ عشقِ غوث سے کاش اپنی ہستی ہو فنا
کیا ہے عمرِ جاودان آبِ بقا سے کیا غرض

غوثِ اعظم قطبِ اکرم جامع الاوصاف ہین
سید الافراد ہین اور اشرف الاشراف ہین
منکشف اسرار اونپر قاف سے تا قاف ہین
مشرق و مغرب مثالِ شیشۂ شفاف ہین
اونکے آگے طولِ عرضِ مدعا سے کیا غرض

غوث کا خارج ہی رتبہ حیطۂ ادراک سے
فضل اونکو وہ ملا ہی صاحبِ لولاک سے
کیا علاقہ ہی ہمین ستار خوف و باک سے
ہم فقیرِ غوث ہین فضلِ رسولِ پاک سے
دو جہان مین دوسرون کی التجا سے کیا غرض

مخمس دیگر

بلادُ اللہ کی جان ہی دلِ امصار ہی بغداد
مطافِ اہلِ ایمان کعبۂ ابرار ہی بغداد
تجلی گاہِ نورِ ایزدِ غفار ہے بغداد
زمین پر جلوہ افگن فیض کا گلزار ہی بغداد
درِ اسرار ہی اور مظہرِ انوار ہے بغداد

بہارِ باغِ قدرت غیرتِ گلدستۂ ایجاد
دو عالم کا خلاصہ انتخابِ گلشنِ ارشاد
دفینہ نقدِ ایمان کا ہی دارِ سیدالافراد
زمین پر جلوہ افگن فیض کا گلزار ہی بغداد

درِ اسرار ہی اور مظہرِ انوار ہے بغداد

پناہِ مستمندان ہے وہ دربارِ شہِ جیلان
ملاذِ جن و انسان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
امیدِ خستہ حالان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
مرادِ نامرادان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

بہارِ نو بہاران ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
فروغِ دین و ایمان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
محیطِ فضلِ یزدان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
مرادِ نامرادان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہی بغداد

شریعت کا دبستان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
طریقت کا گلستان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
حقیقت کا خیابان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان
مرادِ نامرادان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہی بغداد

برستا ہی جہاں میں جسکی فیضِ عام کا باران
غلامی جسکی فخرِ قیصر و اسکندر و خاقان
وہ دروالا ہے جسکے ہاں اہلِ حاجت داد کی خواہان
مرادِ نامرادان ہی وہ دربارِ شہِ جیلان

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہی بغداد

عیاں ساری خدائی میں ہیں انوارِ شہ جیلاں — رواں اطرافِ عالم میں ہیں انہارِ شہ جیلاں
تر و تازہ ہے فیضِ حق سے گلزارِ شہ جیلاں — مرادِ نامرادان ہے وہ دربارِ شہ جیلاں
عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

فضائل سے ہے اس دربار کی میری زباں قاصر — رسول اللہ کا جلوہ علیؑ کی شان ہے یاں ظاہر
ہیں پلتے نعمتِ دارین یاں سبھی بیگانہ اسر — درِ والا پہ ہیں اقطاب و افرادِ جہاں حاضر
طفیلِ غوثِ اعظم مرجعِ اخیار ہے بغداد

یہ ہے دربار افرادِ جہاں کے شاہ و والی کا — نمایاں ہے سراپا جلوہ اس جا بے مثالی کا
یہ مظہر ہے عجب شانِ جمالی اور جلالی کا — بیاں ہو مرتبہ کیا مجھ سے اس سرکارِ عالی کا
کہ فرزندِ رسول اللہ کی سرکار ہے بغداد

نمایاں شانِ رب المشرقین اس سرزمیں سے ہے — ظہورِ جلوۂ شاہِ حنین اس سرزمیں سے ہے
نجف کا کربلا طیبہ کا زین اس سرزمیں سے ہے — عیاں بوئے حسن خوئے حسین اس سرزمیں سے ہے
عجب باغ و بہارِ حیدرِ کرار ہے بغداد

نہیں بغداد کا ہمسر بلادِ غرب میں عظمت میں — عجب بے مثل ہے نامِ خدا شوکت میں حشمت میں
خلاصہ باغِ ہستی کا ہے کیا صنعت میں زینت میں — نمونہ جنت الفردوس کا نزہت میں فرحت میں
زمیں پر جلوہ گر نزدِ اولی الابصار ہے بغداد

یہہ دربارِ سخی ابنِ سخی ہی فضلِ مولیٰ سی
خزائن نعمتِ دارین کی ہین سر بسر لٹتے
مرادین دل کی ہی سب تاریان جھولیان بھر بھر پاتے
فقیر اب جھولیان فضلِ رسول اللہ سی بھر لے
کہ جودِ عام کا دربارِ فیض آثار ہی بغداد

مخمس دیگر

ملاذ و ملجاءِ اقطاب اور اوتاد ہی اجمیر
حق و باطل کی فارق ماحیِ الحاد ہی اجمیر
فیوضِ حق کی مخزن مظہرِ امداد ہی اجمیر
قدم سے خواجہ کی حبب سی ہوئی آباد ہی اجمیر
کرم سے حق کے دارِ خیر و احسن و داد ہی اجمیر

ضیای مہرِ عرفان نورِ خواجہ سی یہان چمکی
یہان ہندو بہت گمراہ تھی ظلمت ضلالت کی
قدم سے انکے ہی آباد دینِ پاک کی بستی
انہین کے دم سے توحیدِ خدا ہی ہند مین پھیلی
ہاں ہند مین اسلام کی بنیاد ہی اجمیر

شرف ہی خاتمِ اکبر نے وہ اجمیر کو بخشا
یہہ مجموعہ ہی ان کی کمالات و فضائل کا
نظر آتا ہی یہان ہر دم خدا کی نور کا جلوہ
خطا ہی حصرِ فضل اوس خطہ پر نور کا کرنا
بفضلِ رب مجیط فضلِ بے تعداد ہی اجمیر

غرض کیا ہمکو ہون کیون گلشنِ جنت کو ہم دیکھی — درِ خواجہ پہ آپہونچی ہوے سب اپنی قصدے طی
گلستانِ جہان نظرون مین اپنی ہو نیکون لاشی — دماغِ تازگی و تر کی مہکتا جسکی بو سے ہی

وہ تازہ نو بہارِ گلشنِ ایجاد ہے اجمیر

مچی ہی دھوم کوئی دولتِ دنیا کو ہی چاہی — کوئی ہی طالبِ اسرارِ باطن یان عقبے کے
ملینگے مدعا ہو جائینگے دم بھر مین دا[illegible] — [illegible] ظاہر و باطن ہین خواجہ اہلِ حاجت

درِ امداد ہے اور مظہر [illegible] شاہی اجمیر

ہین دیدارِ غنی ہین خزانے حق کی قدرت کے — [illegible] کرامت کے ولایت کی عنایت کی
کھلین دم بھر مین عقدے حل ہون اربابِ عقیدت کے — [illegible] ظاہر و باطن ہین خواجہ اہلِ حاجت کی

درِ امداد ہے اور مظہرِ ارشاد ہے اجمیر

درِ خواجہ سے ملتا ہی جہان کو مدعا دل کا — اشارون مین ہین تو ہکیسو نکا کام [illegible]
یہ وہ در ہی کہ دم مین فکرِ غم سی ہو کے بی پروا — مرادِ دو جہان پائی جہان نامراد اس جا

سرای شادی و عیش [illegible] شادی ہی اجمیر

بعد آداب حاضر ہین یہان ویسے خدا والے — [illegible] خلد ہی [illegible] یان سے [illegible] عرس کے صدقے
سراسر یان عیان نورِ علی نور کی ہین جلوے — لکھون کیا شوکتِ عرسِ [illegible]

سراپا مجمعِ اقطاب [illegible] اوراق [illegible] اجمیر

ملائک آستانِ خواجہ پر آنکھیں بچھاتی ہین
نبی جو ہو کون کون آکر یہان جلوے دکھاتی ہین
جہانکے اولیا آکر یہان گردن جھکاتی ہین
رسول اللہ اہلِ بیت غوث الاعظم آتی ہین

مدینہ ہے نجف ہی کربلا بغداد ہے اجمیر

ترا استاد رشید اجو غلام عبد قادر ہے
مگر مرشد کی اس ارشاد پر تسکین خاطر ہے
بظاہر شومی طالع سے گرچہ غیر حاضر ہی
فقیر قادری گو حاضری سی اب کی قاصر ہی

مگر دل سے بحمد اللہ ہر دم یاد ہے اجمیر

مخدومی سید کرد

نہو کیون ناز مجھکو وہ مرا حامی و ناصر ہے
خدا ہی جانتی پہچانتی ہی سب پہ ظاہر ہے
مطہر حسب جسکا نسب بھی جسکا طاہر ہے
مرا ممدوح وہ بحرِ ہمم کانِ مفاخر ہے

علیؓ ہے نام جسکا اور لقب مخدومؒ صابر ہے

بہارِ باغِ عرفان کی ہین یہہ گلدستہ تزئین
خبر لیتی ہی ان شانون کی کیا کیا چشم و تحسین
انہین شمس و قمر سے ہی ضیاءِ عالمِ تکوین
حضور خواجہؒ کے شان جمالی ہین نظام الدینؒ

علاء الدینؒ سے انکا جلالِ شان ظاہر ہے

تعالیٰ اللہ اونکے رتبۂ اعلیٰ کا کیا کہنا | خدا والے سمجھتے ہی نہیں کیا میں بتاؤں کیا
یہاں ستر خدا ہیں بھید انکا کھل نہیں سکتا | جنابِ غوث الاعظم سے ملا ہی اونکو وہ رتبہ
زبانِ مدح خوان شرح و بیان سے جنکی قاصر ہے

نرالا نور ہے تیری مزارِ روح پرور پر | تصدق ہی خدائی زائروں کی تربتِ انور پر
جگہ دیتے ہیں آنکھوں میں بٹھاتے ہیں کبھی سر پر | فدا ہوتے ہیں قدسی زائرِ پیرانِ کلیر پر
زہے بختِ رسا اوسکا جو تیری در کا زائر ہے

تری ذاتِ مقدس کیا کہوں کیا ہی شہِ ذیجاہ | بہت دشوار ہی چلنا طریقِ معرفت کی راہ
ہی جنکی چشمِ حق بین بس وہی اس رمز سے آگاہ | بیان کیا مجھ سے تیرا وصفِ عالی ہو تعالیٰ اللہ
خدا کو ہر طرح منظور شاہا تیری خاطر ہے

نرالی شان ہی نامِ خدا اس شان میں پنہان | ہی اب رمز کی باتوں کو کیا کوئی علی الاعلان
کنارہ بحرِ احسان کا تری ملنا نہیں آسان | ہی تیری فیضِ بے پایان میں غواصِ خرد حیران
وجودِ پاک تیرا فیضِ حق کا بحرِ زاخر ہے

فقیر بینوا تیرا اگرچہ لاکھ تنہا ہو | زمانہ سارا دشمن ہو گیا اعدا نے بلوہ ہو
ادہر فوجِ الم نے ہر طرف سے آکے گھیرا ہو | بلیاتِ جہان سے اوسکو پھر خوف و خطر کیا ہو
سہارا جسکو ہی تیرا اسے شاہا تو جسکا نام ہے

مری حامی مری والی مری مولا مرے سرور — مرے سید مری ہادی مری آقا مری رہبر
عطا کا وقت ہی للہ بھر حیدرِ صفدر — کرم کا منتظر لطف و عنایت کی توقع پر

ترے دربار مین حاضر فقیرِ عبدِ قادر ہے

ترے دربار سے کوئی نہین محروم پھرتا ہی — در فیض و کرم ر فرازل سے آجتک وا ہی
غلامی پر اوسی تو خاص اپنی ایک دعوی ہی — تمہاری جدِ امجد کا یہہ ادنی نام لیوا ہے

نہ عابد ہی نہ زاہد ہے نہ عالم ہی نہ شاعر ہے

ترا دربار عالیجاہ ہے ای سیدِ والا — وسیلہ عبدِ قادر کا ہی یہہ نام خدا لایا
ادب سی عرض کرتا ہی یہی ستّار ای مولا — تری لطف و عنایت کا بھروسہ ہی اوسی شاہا

فقیر خستہ گو پُر جرم و پر عصیان فوراز ہے

تمت

رعنا شاہدِ تقریظ و تاریخ ہر ہفت کردہ مشاطۂ کلکِ سحر طراز و خامہ سراپا اعجازِ شیفتۂ حسن و جمالِ شاہدانِ مضامین۔ فریفتۂ ناز و ادای دلبرانِ معانی رنگین بینوشِ مصطبۂ نازکخیالی۔ سیہ مستِ بادۂ شیرین مقالی۔ ظہوری۔ ظہور۔ نظیری نظیر۔ جناب مولانا مولوی محمد امتیاز احمد صاحب تاثیر مالکِ مطبع نسیم سحر بدایون

وحید عصر و یکتای زمانه — رئیس نامور ذوالمناصب
خلیق و باحیا خوش‌رو جوانے — عزیز و ارجمند عالی مراتب
سعید مقبل ذوالعز والجاه — شهیر فی المشارق والمغارب
بود ستار بخش اسم گرامی — چو ذات خود مبرا از معائب
بفضل خود ز آفات جهانش — نگهدارد خدای ذوالمواهب
بعز و شوکت و اقبال باشد — بر اعدای زمان همواره غالب
قصائدهای پیر خویش کرده — مخمس پر مضامین و مطالب
معانی روکش رخسار رنگین — سطورش غیرت شکلین و عجائب
بالفاظ سیه روشن معانی — بسان برق لامع در سحائب
کسی کو یک بهار جلوه‌اش دید — بنقد جان و دل گردید طالب

نوشتم مصرع تاریخ تاثیر
بهار دو جهان خیر المناقب
۱۳۱۱ ھ

وله

زہے مجموعهٔ خوبی که از وے — عیان گشته جمال چشت و بغداد
سن تاریخ شد از غیب روشن — که حسن بے زوال چشت و بغداد
۱۳۱۱ ھ

قطعۂ تاریخ زادۂ طبع رنگین و نتیجۂ فکر معنی آفرین یوسفِ کنعانِ شیوا زبانی عزیزِ مصرِ بیانی۔ کلیمِ طورِ سخنوری مسیحِ چرخِ معنی پروری بحرِ فصاحت را آب۔ مہرِ بلاغت را تاب۔ بزمِ یکتائی را شمع و شمعِ خوبی را نور۔ جناب مولوی محمد شکور بخش صاحب شکور سلمہ اللہ الغفور۔ بالفرح والسرور

جلوہ گر شاہدِ سخن گردید	با اداہای دلکش و محبوب
جلوۂ حسنِ یوسفی در بر	روشنی بخشِ دیدۂ یعقوب
پی سالِ ظہورِ وے گفتم	حسنِ بدیل۔ بہارِ مرغوب

قطعۂ تاریخ رقم زدۂ خامۂ جواہر نگار منشی بیمثال۔ شاعرِ نازک خیال۔ طرۂ کاکلِ عرائسِ معانی۔ رشکِ ابنِ مقلہ و یاقوتِ ثانی ہفت قلم عطارد رقم چشمۂ اہلبیت را مرہم۔ جناب منشی فرزند علی صاحب انجم کاپی نویس مطبع

گشت مطبوع این کتابِ لطیف	سر بسر خوبی و ہمہ بے عیب
گفت تاریخِ طبعِ او انجم	باغِ شادابِ ۔ ہاتفِ غیب
	۱۳۱۱ھ

تمت

الله محمد

غوث غوث غوث

علی فاطمہ حسن حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نہ سمجھ پیر فلک کھیل ستانا میرا
تجھکو معلوم نہین کون ہی مولا میرا

تیری بے مہری سی کچھ ہو نہین سکتا میرا
مہربان مجھپہ ہے اللہ تعالے میرا

غوثِ اعظم کو کیا فضل سے آقا میرا

سیر کو دل ہے نہ گلزار کے ہم خواہان ہین
یہی بس ہے کہ درِ غوثؓ کی ہم دربان ہین

جیتے جی ہمکو یہان خلد کی سب سامان ہین
کرتے احباب عبث ذکرِ گل و ریحان ہین

غوث کے در پہ لگا رہنے دین تکیہ میرا

جانِ آلِ نبوی کون ہین غوثِ اعظم
فاطمہؓ بی بی کا جی کون ہین غوثِ اعظم

سرِ بستانِ علیؓ کون ہین غوثِ اعظمؒ
گلِ ریحانِ نبیؐ کون ہین غوثِ اعظم

بلبلِ مدح سرا نام ہے کسکا میرا

منقبت غوث کی لکھنی ہی بس کام ہین — بحر و تقطیع سے جا اوس مین رہین یا نہ رہین
اہلِ فن گوش تو جھہ سے سُنین یا نہ سُنین — اونکی مدحت سے غرض ہے شعر کچھ بھی کہین

شعر گوئی نہ ہنر ہے نہ ہے حرفہ میرا

ناصر و یاور و حامی ہے مرا وہ شہِ دین — جب مصیبت مین پکارا ہوئی امداد وہین
کیون ہو نہین خوف سے اعدا کی نون و غمگین — شہِ حسنا دسے ہان مجھکو خطر کچھ بھی نہین

ہی مدد پر مری وہ حق کا پیارا میرا

ڈر کرون خاک کسی حاسدِ بدخواہ کا مین — بندہ عاجز و ناچیز ہون اللہ کا مین
کلمہ گو ہون کرمِ احمدِ ذیجاہ کا مین — سگِ درگاہ ہون جیلان کی شہنشاہ کا مین

قربہ شبیر و نسب ہے اشرف و اعلیٰ میرا

کیسی شمشاد سے تشبیہ مین اُس قد کو دون — کہ وہ بستانِ الٰہی کا ہے سروِ موزون
شاخِ سدرہ کو تمنا ہی قلم مین ٹھہرون — وصف اُس قامتِ اطیب کا لکھا کرتا ہون

خامہ کیونکر نہ ہو تحلیت وہ طوبیٰ میرا

نہ مصلی ہون نہ صائم ہون نہ باتقویٰ ہون — نہ کچھہ اوراد و وظائف مین کبھی پڑھتا ہون
ہان غلامِ ازلی سیدِ جیلان کا ہون — رات دن غوث کا بس نام لیا کرتا ہون

یہی طاعت ہی یہی ورد و وظیفہ میرا

اولیا آپ کی محتاجِ عنایت ہین سب — مرتبے سبکو ملے تیری بدولت ہین سب
آپکے نائبِ دیوانِ عدالت ہین سب — جتنے اقطاب ہین سلطانِ ولایت ہین سب

پیر شہنشاہ ہے اُن سب کا وہ مولا میرا

جتنے اغواثِ جہان ہین ترے سب چیلے ہین — ساری افرادِ شہنشاہ تجھے مانتے ہین
کیا لکھون غوثِ دو عالم جو ترے رتبے ہین — اولیا افضلِ اقطاب تجھے کہتے ہین

لکھانے کے قسمین نقطہ ہے یہہ عقیدہ میرا

کب پہونچتا ہی کوئی غوث کے رتبے کو ولی — ذات بے مثل ہے یکتا ہے مری مولا کی
گر نمانو تو کرون پیش دلیل ایک قوی — خضر کہتے ہین کہ ثانی نہین اُن کا کوئی

سب جہان عرش سے تا فرش ہے دیکھا میرا

ذاتِ اقدس ہے وہ اُس غوثِ جہان کی فیاض — لطف مین جسکو برابر ہین اثیم و مرتاض
ایک ایما مین روا کر دے ہزارون اغراض — ہی اشارات مین اُس شہ کے شفائے امراض

زندہ کر دیتا ہے مُردے وہ مسیحا میرا

کبھی محروم پھرا اُسکا نہ سائل واللہ — ہی سخی ابنِ سخی معطی و باذل واللہ
طالبِ رشد ہے ہر مرشدِ کامل واللہ — مستفید اُس سے ہین سب اہلِ سلاسل واللہ

پیر ہے پیرون کا وہ سیدِ والا میرا

نہین ممکن تری اوصاف ہون بندہ سی رقم
تو ہی معشوقِ الٰہی مرے قطبِ اکرم
ہین جو زائد سے بھی زائد لکھون ہو کم سی کم
مرتبہ کیا مین لکھون آپ کا غوثِ اعظم

پہنچوں تا مو تھہ بات بڑی کب ہی یہہ رتبہ میرا

کون سمجہا ہی ترا مرتبہ اے غوثِ زمان
ہمنے ہان مان لیا ہی تجھے دین و دیار
قدرتِ فہم مدارج کی تری پاؤن کہان
جب نہ اقطاب نے پائی تری گردِ قدما

شرح مین اوسکی کرون کب ہی یہہ یارا میرا

تابعِ حکم ہے تیری مرے مولا ہر شئے
اہلِ ہند و عرب و شام و حلب [illegible]
الغرض شرق سے تا غرب جو تجھے پے در پئے
جھک گئے جملہ ولی سنکے ترا حکم کہ ہی

گردنِ اہلِ ولایت پہ کفِ پا میرا

یہ بجز ورد ہی حیات اسکا نہین کچھ بھی غم
زادِ عقبیٰ نہین کچھ اسکا ہے جو کچھ ہے الم
اس کشاکش و پیچ مین ہون مضطر و ششدر رقم
مجھپہ ہو پنجتنِ پاک کی صدقے مین کرم

خود کہا تمنے مریدون پہ ہے پنجہ میرا

بارِ عصیان سرِ عاصی سے گرا دیتے ہین
دامِ افکار کے پابند چھڑا دیتے ہین
اک تو مجھہ مین مریضون کو شفا دیتے ہین
آپ مردونکو اشارے مین جلا دیتے ہین

فضل سے کیجئے زندہ دلِ مردہ میرا

پُر ہون عصیان سے گو کار سے مین خالی ہون | کچھ غم اسکا نہین ہے مجھکو یقین ناجی ہون
مصحفِ چہرۂ پُر نور کا مین قاری ہون | زلفِ شاہنشہِ جیلان کا مین سودائی ہون

بس عبادت ہے یہی ہے یہی تقویٰ میرا

میری قسمت مین یقیناً مئے کوثر بھی ہے | کہ مجھے الفتِ شاہنشہِ جیلان بھی ہے
جاتی قربان مری بیہوشی پہ ہشیاری ہے | لاؤ لا ساقیِ کوثر کا مرا ساقی ہے

کم نہو حشر تلک بھی وہ ہے نشہ میرا

گو خطادار زبون کا ہون ای جانِ علی | پر تری لطف و عنایت سے [illegible]
تو وہ کر اہل ہے تو جسکا ہین کچھ کیون نہی | تو سعادت سے شقاوت [illegible] بدلا [illegible]

جبکہ گذری ترے دربار مین یہہ میرا

غوثِ اعظم ہے مرا ملجاؤ ماوا ترا در | کہین قسمت سے وہ دن آئی کہ وانتک مجھکو [illegible]
یہہ میسر ہو اگر مجھکو تو پھر ای سرور | نام بھی تختِ سلاطین کا نہ لاؤن [illegible]

تیرے کوچہ مین جو لگ جائے ٹھکانا میرا

تپِ فرقت نے دل جانکو جلایا یا غوث | ہے تری دید کی بیطرح تمنا یا غوث
ابتو لِلّٰہ کرم مجھپہ یہہ فرمایا یا غوث | اپنی چہرہ کا دکہا دے مجھے جلوہ یا غوث

سخت بیتاب ہے مولا دلِ شیدا میرا

گو کہ اسے غوثؒ خطاوار و زبونکار ہوں میں — پر ترے لطف و عنایت کا طلبگار ہوں میں
تو ہی مولا مرا اور بندۂ لاچار ہوں میں — ہیں غنی مانا کہ گنہگار و سیہ کار ہوں میں
پر ترے فضل و کرم پر ہے بھروسہ میرا

میرے اجداد تھے سب تیری ہی در کے بندے — میری والد تھے غلام ای شہِ جیلان تیرے
تیری اکرام و کرم سے وہ سدا شاد رہے — ہی بزرگوں پہ مرے فضل ترا پشتوں سے
دیجیے مجھکو بھی اُس فضل سے حصہ میرا

چین پڑتا نہیں ای غوثؒ تری بن دیکھے — دیکھوں کس طرح کہ غفلت کی پڑی ہیں پردے
خطرۂ غیر سے دل کو مرے خالی کر کے — ذات میں اپنی مجھے فضل سے اپنی کر لے
محو ایسا کہ نہ پردہ رہے تیرا میرا

ہو ترے عشق و محبت میں وہ کچھ زورِ جنون — دھجیاں جیب و گریبان کی اڑا کر پھینکوں
حبِ دنیا نہ رہے دل میں فنا تجھ میں ہوں — یادِ بغداد میں میں خاک اڑاتا ہی پھروں
کم نہ ہو عشق میں تیرے کبھی سودا ایسا

دلِ بیتاب میں ازبس ہے تمنای عراق — کہیں وہ دن ہو کہ خالق مجھے دکھلای عراق
سرِ شوریدہ میں جب سے تو ہے سودای عراق — یاد آجای ہے جب مجھکو وہ صحرای عراق
باغ و گلشن میں ذرا جی نہیں لگتا میرا

کیا مرض میرا اطباے زمانہ سمجھین
صدمۂ ہجر سے لیتا ہون مین ٹھنڈی سانسین
جو مری دلمین لگی ہے وہ اوسے کیا جانین
ہے تری شوخیِ سودائے محبت سر مین
داغِ اُلفت ہے ترا دلمین سویدا میرا

وہ پریشان ہون کہ اپنی بھی نہین مجھکو خبر
یاد ہے تیری مجھے روز و شب و شام و سحر
صورتِ شمع جلا آتشِ فرقت مین جگر
تیری ہی لو ہی لگی دلمین مرے آٹھ پہر
نام تیرا ہے ہر اِک بات پہ کلمہ میرا

میرے ہوتی ہین جو ای غوث مطالب دلکی
تیرے صدقہ مرا اللہ ہے کرتا پورے
اِک تمنا مری باقی ہے سو پوری کردے
تیری صورت مجھے سوتے مین نظر آجاوے
سوتے سے جاگ اوٹھے کاش نصیبہ میرا

مجھکو بغداد کسی طرح خدا پہونچا دے
وان تمنا مری دلکی کوئی باقی نہ رہے
کہین تھوڑی سی زمین اُس درِ عالی پہ ملے
بستر میرا ترے در پہ اگر لگجاوے
مین یہہ سمجھون کہ جہان پر ہوا قبضہ میرا

نفع سے مجھکو غرض ہے نہ ہی نقصان سے کام
تیری تفویض مین سب کام ہین ای غوث انام
تیری پردہ پہ ضرر کا نہین آسکتا نام
جبکہ مولیٰ کی اہانت ہوئی تخفیفِ غلام
کسطرح آپ کو نقصان ہو گوارا میرا

ہوں بہت دیر سے میں منتظر لطف کھڑا
عجب [illegible] جاؤں یہ پڑی ہے مجھے کیا
کل مقصد سے بھر دو دامن امید مرا
تم ہی مولا ہو مرے تم ہی سے سب پاؤنگا

گرچہ تمہیں تو [illegible] پہ ہو دعوے میرا

ذرہ تیرا [illegible] ہوں غوث اعظم
[illegible] کے ممکن نہیں یہ الگ ہو کم
رحم کر رحم ہوا جاتا ہوں اب میں بیدم
لطف کر لطف کہ بیتاب ہوں اے ابر کرم

سوزش ہجر سے جلتا ہے کلیجہ میرا

ہے ترے لطف عنایت پہ توقع ہر دم
[illegible] کو لیا تیرا [illegible] کم
دور کر دے مرے [illegible] فکر و غم و رنج و الم
نام دنیا میں ہی نافع ترا غوث اعظم

بالیقین ہوگا یہی شافع عقبے میرا

صدقہ [illegible] رہا [illegible] جو ہیں [illegible]
زندگی [illegible] اب ہاتھ میں مولا تیرے
تو یقین ہے کہ ترا بندۂ شیدا نہ بچے
جان جاتی ہے مری ایک جھلک دکھلا دے

دم لبوں پر ہے [illegible] وقت [illegible] آیا میرا

ہے عطا [illegible] سے تری پیاری رسم
خلعت [illegible] ادا کرتے ہیں اگلوں کی رسم
ہمکو امید ہے باقی ہے وہی پہلی رسم
ہاں نبھائیگی ترے عہد کی موروثی رسم

[illegible] ہم و خدا گو کہ ہے شیوہ میرا

مرتے دم تک ہو ترا نام مرا وردِ زبان ❀ یہی تعویذ دعا ہو یہی ہو حرزِ جان
کبھی ہووے نہ ترے غیر کا آئے مجھے دھیان حرزِ جان وردِ زبان نام ہو تیرا ہر آن
جب تلک عالمِ دنیا میں ہو جینا میرا

مجھکو بغداد کسیطرح سے پہونچادے خدا سامنے روضۂ اقدس کے ادب سے ہوں کھڑا
بند آنکھیں ہوں تصور ہو ترا اے میرے مولا شعلۂ برقِ تجلّی ترا کر جائے فنا
جب ہو مرنا تو ہو ایسی جگہ سے مرنا میرا

مرتے دم نام خدا کا مری منھ سے نکلے خاتمہ بھی مرا بالخیر ہو تیرے صدقے
ہر کوئی بندۂ شاہنشہِ جیلان سمجھے نامِ والا جو لکھا جائے کفن پر تیرے
دھوم پڑ جائے جدھر سے نکلے جنازہ میرا

کنجِ تاریک میں ہو جب تری بردی کا گذر اور اجالا انکھیں چاروں طرف آئے نظر
اوس اندھیرے میں ترا نور ہو جلوہ گستر پسِ مُردن ہو یہ عشقِ شہِ انور کا ثمر
گور میں جائے چمک بخت کا تارا میرا

آپ تکلیف دمِ نزع ذرا فرماوین نفس و شیطان کہیں اسوقت نہ بہکا ویں
جب لحد میں مرے لاشہ کو عزا رکھدیں آپ تلقینِ جواباتِ نکیرین کر دیں
پوچھیں جب قبر میں سب مجھسے وہ طریقہ میرا

دیکھوں ان آنکھوں سے درگاہِ شریفِ حضرت
جیتے جی خواب میں ہو روے انکی رویت
جس ہو آپ سی دنیا سے کروں جب رحلت
نفخۂ صور کے دم اپنی دکہانا صورت
عید ہو وے مجھے مرقد سے نکلنا میرا

للہ الحمد کہ حامی ہے وہ قطبِ کونین
جسکے صدقہ سی ہے امیدِ فلاحِ دارین
وزنِ اعمال کے ڈر سے میں عبث ہوں بیچین
شکرِ حق ہونگے مری پلہ پہ غوث الثقلین
کیا خطر وزن میں ہلکا سہی پلہ میرا

غیرِ عصیاں نہیں دنیا میں کچھ آیا مجھکو
پر تری ذات کا ہے غوثؓ سہارا مجھکو
کیجیو مت حشر کے بازار میں رسوا مجھکو
سایۂ دامنِ رحمت میں چھپانا مجھکو
فاش ہو مجمعِ محشر میں نہ پردا میرا

جلد یا رب کہیں ہنگامۂ محشر ہو بپا
غوثؓ کی دید کا ہی شوق مجھے حد سے سوا
دیکھنے کو جو وہ مل جائیں تو رکھ سر اپنا
پاؤں پر غوثؓ کے بیطرح مچل جاؤں گا
دیکھنا عرصۂ محشر میں تماشا میرا

ہے برائی سے مرا نامۂ اعمال سیاہ
پر تری مدح ہے کفارۂ ہر جرم و گناہ
قبر میں رکھدیں اعزا اسے میرے ہمراہ
جب کھلیں دفترِ اعمال تو انشاء اللہ
ہاتھ میں ہو تری مدحت کا قصیدہ میرا

دھوپ کی ہوگی جو ہنگامِ قیامت تیری
بالیقین مجھ پہ اثر اوسکا نہ ہوگا کچھ بھی
گو زمین فاصلہ پر تھوڑی ہی اس سے ہوگی
مہرِ محشر سے نہ جھپکیگی کبھی آنکھ مری
کہ غبارِ درِ پرنور ہے سرمہ میرا

مین گنہگار خطا وار ہون کیا اسمین کلام
نائبِ رحمتِ عالم ہی یہ تو غوثِ انام
بخشوانا مرا تجھکو نہین مشکل کام
داورِ حشر سے کہدینا کہ ہے میرا غلام
ایک ہی فقرہ مین طے کرنا قضیہ میرا

بوجھ محشر مین جو عصیان کا ہو سر پہ ہولا
اور مددگار نہ ہو کوئی وہان تیرے سوا
ایسی افتاد مین تم ہاتھ ذرا لیلینا
دستگیری سے تری دینِ نبیؐ ہے زندہ
سرِ پل حشر کے دن ہاتھ پکڑنا میرا

بد ہین اعمال مرے غوثؓ دو عالم سارے
نیک کام ایک نہ دنیا مین کیا ہے مینے
اسکی پاداش مین جب حکمِ سزا مجھکو ملے
بس ہو وہ آتشِ دوزخ کی بجھا دینیکے لیے
یاد مین تیری جو آنسو کوئی نکلا میرا

تیری محتاجی کی دولت پہ مجھے نازش ہے
تو ہی مولا مرا قسمت پہ مجھے نازش ہے
بد ہون پر آپ سے بیعت پہ مجھے نازش ہے
قادری ہون تری قدرت پہ مجھے نازش ہے
نہ سنے کوئی سوا آپ کے قصہ میرا

تو ہے کافی مری ہر عیب کے ڈھکنے کے لیے
غیر کو ڈھونڈھنے کیون جاؤن مین تھکنے کے لیے
کیون پھرون چھوڑ کے تیری راہ بھٹکنے کے لئے
چھوڑ کر تجھکو کہان جاؤن بھٹکنے کے لیے

نہین جز تیرے کہین ملجا و ماوا میرا

گو ہون بدکار پہ کیون خوفِ سقر ہو مجھکو
دونون عالم مین عبث بیمِ ضرر ہو مجھکو
تیرا شیدا ہے کس بات کا ڈر ہو مجھکو
کیون بلیاتِ دو عالم کا خطر ہو مجھکو

فضل تیرا شہِ جیلان ہے سہارا میرا

دامِ شیطان مین مقید ہون مولا تا کے
نفسِ امّارہ بری طرح ہوا ہے در پے
دستگیری سے تری منزلِ آخر ہو طے
مجھسے لاچار کی بیکس کی پہنچ تجھ تک ہے

جز ترے اور نہین کوئی بھی شاہا میرا

ہاتھ اوٹھائے جو دعا کیلئے خالی بیٹھے
نقدِ مطلب سے وہین آ کے اجابت نے بھری
ایسے غوثا تری جود و سخا کے صدقے
بیٹھے جو جا بملا مجھکو کرم سے تیرے

جب اوٹھا بہرِ دعا دستِ تمنا میرا

مطلقاً علم و عمل سے نہ علاقہ ہے مجھے
ساری ایام و لیالی ہین گناہون مین کٹے
ہان مگر غم نہین اس بات کا دلمین میرے
گرچہ محروم ہون علم و عملِ صالح سے

ہے ترا نامِ مبارک ہی سہارا میرا

میں نے مانا کہ گنہگار ہوں پر کیا پروا
کیا نہ بخشائیگا تو حشر کے دن جرم و خطا
غوث اعظم مجھے کافی ہے وسیلہ میرا
غم ہو کیوں اب سوءِ عمل کا مجھے جب ہے تمہیں

میں تو جیّد ہوں جو جیّد نہیں بردہ میرا

عمر بھر کا میں گنہگار ہوں ناکارہ ہوں۔
زندگی بھر کوئی سرزد نہوا فعلِ تر ہوں
موت آتی ہے قریب اب میں رہِ حق پہ چلوں
ہے تمنا کہ ترے صدقہ میں عصیاں سے بچوں

محو و معدوم ہو ہر جرمِ گذشتہ میرا

مرشدِ دین ہیں مرے حضرتِ عبد القادر
قادری ہوں مرا اللہ ہے حافظ ناظر
مطمئن فتنہ اعدا سے مری ہے خاطر
بندہ حضرتِ شاہنشہِ جیلاں ہوں تو پھر

کیا خطر مجھکو جو دشمن ہے زمانہ میرا

ہو کمر بستہ گر اک خلق عداوت کیلئے
کچھ مجھے تیغ و سناں کی بھی ضرورت نہ پڑے
میرے مولا ترے صدقے نہیں کچھ خوف مجھے
نامِ نامی ترا ہر حال میں کافی ہو مجھے

یہی تلوار ہے میری یہی نیزہ میرا

نخلِ امید ہی میرا ترے صدقے پربار
بحرِ افکار سے تو نے ہی کیا بیڑا پار
فکرِ آفاتِ دو عالم میں ہے تو ہی غمخوار
تیری قربان تری بندہ نوازی کے نثار

تو نے بگڑا ہوا ہر کام بنایا میرا

دو جہے سُنکے تری نام کو ہو نمین آیا
رہے ساقی ترا آباد سدا میخانہ
ہاتھ سے اپنی مجھے جام عنایت فرما
نہ بھریگا کبھی اے ساقیِ مستانِ خدا
بن ترے لطف و عنایت کے پیالہ میرا

ناؤ منجدھار مین ہے تیری سوا کس سے کہین
سوجھتا اور مددگار نہین کوئی ہمین
تم کناری پہ لگا دو نہین دشوار تمہین
کشتیِ غرق شدہ تمنے نکالی دم مین
پار کر دیجئے اب لطف سے بیڑا میرا

میرے مولا مین ہوا تیرِ حوادث کا ہدف
دامِ افکار مین پابند ہون زہرا کے خلف
یا مری غوثِ معظم پئے سلطانِ نجف
کھینچ لو سلسلۂ عشق سے تم اپنی طرف
ورنہ چھوڑیگا نہ پیچھا غمِ دنیا میرا

خارِ غم کی ہی مری سینہ مین یا غوث خلش
آفت و رنج سے ہی جان و جگر کو کاہش
قیدیِ غم ہون ہی دربار مین تیری نالش
ہاتھ آئے نہ اگر تیری محبت کی کشش
سخت مشکل قفسِ غم سے ہی چھٹنا میرا

گلشنِ شرعِ پیمبر کیا تو نے سرسبز
ہی طریقت کا چمن بھی ترے صدقے سرسبز
نخلِ امید کو مولا مری کردے سرسبز
خشک اشجار کئے آب وضو سے سرسبز
باغِ دین کیجئے اب لطف سے تازہ میرا

میری پیچیدہ وہ عقدی ہین کسی سی نہ کھلین | آپ اگر چاہین اشاری مین ابھی وا کردین
ارثِ حیدر سی ملا عقدہ کشائی کا تمہین | حاجتین تمنے ہزارون کی روا کین دم مین

حل کرو جلد خدا کے لیئے عقدہ میرا

تپِ فرقت نے مرا کام تمام آہ کیا | نہین آتی ہی موافق کوئی تجویز دوا
گردِ رہ تیری جو ملجائے تو ہو خاکِ شفا | خاک سی تیرے شفا ہوتی ہی جاتی ہی وبا

مین بھی ہون خستہ جگر کیجیے مداوا میرا

غوثِ اعظم مرا والی مرا مولیٰ تو ہے | میرا حامی مرا سرور مرا آقا تو ہے
دونون عالم مین مرا ایک سہارا تو ہے | مجھ سے ناکارہ کی بگڑی کو بناتا تو ہے

کون ہے تیرے سوا پوچھنے والا میرا

لاتخف تیرا جو ارشاد ہی الغوث مرے | ہم بلیات دو عالم سی ہین مطلب سمجھے
دین مین ایمان دیا دنیا مین بڑھائی رتبے | تمنے دی دولتِ دارین کرم سی اپنے

تم نہ ہوتے تو کوئی کام نہ بنتا میرا

قادری ہون مجھے تقدیر پہ ہی ناز اپنی | باعثِ فخر ہے الغوث غلامی تیری
تیری نعلین سے دارین مین عزت ہے ملی | تیری ہی قدمون کی برکت سی یہ نعمت ہے مری

ارض سے تا بہ سما پہونچا ہے شجرہ میرا

شکر صد شکر کہ مین سلسلہ مین ہون تیرے
جیسے پہونچا ہون مین تجھ تک وہ سدا شاد رہے
اوسکے صدقے مین مجھے تونے یہہ درجے بخشے
تونے ڈالا قدم رحمتِ عالم پہ مجھے
ہاتھ بھی دستِ یداللہ سے ملایا میرا

کیا ترا شکر کرون غوثِ دو عالم مین بیان
تیرے الطاف و عنایات و کرم کی قربان
تیرے صدقے سے ہی عالم مین مری عزت شان
جان ہزار جہان سرورِ شاہانِ جہان
تیری حرمت سے ہوا منزلت افزا میرا

دونون عالم مین ہی کافی نگہ لطف تیری
تیری ہی صدقہ سی بنتی ہی مری ہر بگڑی
جو بلا آئی مرے سر ترے صدقہ سے ٹلی
عابد و باقر و صادق ہین مدد پر میری
غم ترے صدقہ سے کاظم نے مٹایا میرا

شعر گوئی سے ہی کچھ شوق نہ ذوقِ تصنیف
ہان یہہ مطلب ہی فقط لکھون تری مدحِ شریف
باعثِ عزتِ دارین ہے تیری توصیف
مجھسے راضی ہین رضا آپکی سنکر تعریف
خوش ہین معروف کہ تعریف ہی پیشہ میرا

سب یہ ہین لطف و کرم غوثِ دو عالم تیرے
ورنہ کیا بندۂ ناچیز یہ مدحت لکھے
حضرتِ مرشدِ دین مظہرِ حق کے صدقے
سرِ مخفی سے بہرا دلکو سری نے میرے
کہ تری مدح کا مخزن ہوا سینہ میرا

بعید مجھ پہ ترا فضل ہے اے جانِ نبیؐ　تیری ہی صدقے میں بنتی ہے مری ہر بگڑی
حصر احسان کروں تیرا نہیں طاقت میری　ناصر و حامی جو ہیں میری جنیدؒ و شبلیؒ
سب ترا لطف ہے رتبہ یہ کہاں تھا میرا

میری بگڑی ہوئی سب کام ہیں بنتے تجھ سے　جو کیا لطف کیا غوثؓ وہ مجھ پر تو نے
جو کرم اور کرے وہ بھی ہے صدقہ تیری　مجھ پہ ہے فضلِ ابو الفضلؒ وسیلے سے ترے
عقدہ فرحت سے ابو الفرحؒ نے کھولا میرا

بلبلِ مدح سرا ہوں ترا اے غوثِ ورا　دونوں عالم میں ہے بس تو ہی سہارا اپنا
رنج کچھ سوءِ عمل کا بھی مجھے اب نہ رہا　بو الحسنؒ سے ہے لا احسنِ عمل کا تمغا
سن چکے جب تری مدحت کا وہ نغمہ میرا

رنج و غم سے ہے امان تیری بدولت مجھکو　آسرا تیرا ہی ہے روزِ قیامت مجھکو
تیری صدقہ میں نکیا کچھ ملی عزت مجھکو　تیرے مرشد سے ملا تاجِ سعادت مجھکو
تیرے دفتر میں جو حق نے لکھا چہرہ میرا

جو ترا لطف ہے البغوثؓ زبان کیا لکھوں　تیرے الطاف و عنایات میں حد سے افزوں
تیری صدقہ سے ہوں آفاتِ دو عالم سے مصون　ہے یہ سب فضل ترا شکر سے میں عاجز ہوں
گرچہ ہو جائے زبان سارا سراپا میرا

دونوں عالم میں نہو مجھپہ مصیبت کوئی
غنچۂ مقصدِ دل میرا نہ مرجھاتی کبھی
واسطہ انکا دلاتا ہوں تجھے جانِ نبی
عبدِ رزاق و ابو صالح و بو نصر و علی

گلِ امید رکھے انکے لیئے پھولا میرا

اثم و عصیان سے مری شیشۂ دل پر ہے میل
ہے یقین دہوئی تری چشمۂ الطاف کا سیل
تیرے پیاروں نکے تصدق ترا پکڑا ہی ذیل
شاہِ موسیٰ و حسن احمدِ جیلی کے طفیل

دور کردے غمِ دارین کا خطرہ میرا

دونوں عالم میں سہارا ہے ترا غوث مجھے
تو بتا عرض کروں تیرے سوا میں کس سے
صفحۂ دل سے مری نقشِ ہوا کو دہو دے
دیکے عرفان مجھے صدقہ میں پیارے دین کے

نورِ ایمان کا کردیجے دوبالا میرا

باغِ امید کو کچھ بادِ خزان سے نہو بیم
تو برس جائے ترا ابرِ کرم غوث کریم
کرتی وا غنچۂ دل ہے تری رحمت کی نسیم
میں ہوں افسردہ و پژمردہ پئے ابراہیم

لطف سے اپنی کھلا دیجئے غنچہ میرا

دیر سے مانگ رہی ہیں در دولت پہ ترے
اپنے پیاروں نکے تصدق میں مولا کچھ دے
ہے فقیرانہ صدا یہ در دولت پہ ترے
مجکو خیرات ملے شاہ بھکاری کیلئے

دیر سے تیری طرف ہاتھ ہے پھیلا میرا

ہون تری ہجر مین الغوثؓ دو عالم بدحال | اشتیاق آپکے دیدار کا ہی مجکو کمال
ہے توسل تمہین دیکھون نہین میری مجال | ہے پئے لمعانِ ضیا و پئِ انوارِ جمالؓ
رخِ انور سے منور کرو دیدہ میرا

آتشِ ہجر سے اٹھتے ہین جگر مین شعلے | سانس رہتی ہی کلیجہ مین مری خشکی سی
ہون تپِ ہجر کا بیمار تری غوثؓ مرے | دیجئے شربتِ وصل اپنا محمدؐ کے لیے
تشنہ کامی کے سبب دم ہی نکلتا میرا

ہو مدینہ کی زیارت او رمرام قدر یا غوثؓ | تیری صدقہ سے ملے دولتِ سرمد یا غوثؓ
ہند مین دل مرا گھبرا ہی بیحد یا غوثؓ | اپنی رحمت سے پئِ سیدِ احمدؐ یا غوثؓ
کردے سامان سفر سوے مدینہ میرا

حضرتِ مرشدِ دیجاہ کی خدمت مین چلے | وہ درِ پاک ان آنکھون سے کرم بھی دیکھے
جبکہ منظور تو اس عرض کو مولا کرلے | شاہ فضل اللہ کی صدقہ مین کرم سے تیرے
ہو سفر پھر سوے بغداد دوبارہ میرا

جب مصیبت مین پکارون تجھے الغوثؓ مری | شاملِ حال ترا لطف و عنایت ہووے
دونون عالم مین بر آئین مری مقصد دلکے | برکتؒ اللہ کی تصدق مین تری برکت سے
دین و دنیا کا ہر اک کام ہو پورا میرا

ہی ترے لطف و عنایت پہ توقع ہر دم — ہی دو عالم مین سہارا ترا غوث اعظم
ترے پیارونکی توجہ رہے مجھپر ہر دم — تیرے صدقہ مین رہی آلِ محمد کا کرم

لطف سے دل کہین خورم شہ خمرا ہیرا

تیرے عشاق کی بندونسے محبت ہی مجھے — کیا مرا منہ جو کہون عشق مجھے اپنا دی
جبکہ یون مرشدِ حق ہین مری فرماتے — تیری جیون عاشقِ صادق شہِ عینِ الحق تھی

یون ہی پر سوز جگر عشق سے فرما میرا

دل کی تسکین مرے غوثِ زمان فرماد و — تاب کیا یہ جو کہون جلوہ سے مجھے دکھلاؤ
آرزو جب ترے دربار کی خاصون کی یہ ہو — مست جیون اپنا کیا شاہ عینِ الحق کو

بادۂ وصل سے بھر دیجئے کاسہ میرا

عبدِ قادر شہ دین کا ہون اک ولی ابن مرید — انکا گمراہ ہو جو ہے عقیدہ سے بعید
دمِ آخر مجھے بھٹکائیگا کیا دیوِ مرید — برکت سی ہی ترے سلسلہ کی مجکو امید

خاتمہ خیر سی ایمان پہ ہوگا میرا

ہو نہ اے غوث مری عقدہ کشائی مین ڈھیل — دین و دنیا کے ہر اک کام کا ہی تو ہی کفیل
تجھپہ روشن ہے مرا ہر راز ہی اے غوثِ جلیل — دردِ والا یہ کرون کیسلئے اب عرض طویل

کونسا حال نہین تجھپہ ہویدا میرا

لطف کن ای خلفِ ساقیِ کوثر زنہار — شربتِ وصل دریغ از لبِ تشنہ مدار
نیست باغیرِ تو در ہر دو جہان مارا کار — توئی مقصودِ دل و جان منِ عاشق زار

نیست غیرِ تو ہوائے منِ ناکامی را

ابرِ اسپ کو ہی تیرا خلفِ فخرِ عرب — تو مدد پر ہو تو باقی کچھ نہ رہے رنج و تعب
عرصۂ حشر میں کافی ہو تری جنبشِ لب — کام نکلیں قمرِ خستہ جگر افگار کے سب

تم جو فرماؤ خدا سے یہ بھی تو پیدا

مخمسِ دوم

خدا ہو جبکہ خود خواہان معین الدین چشتی کا — لکھے پھر وصف کیا انسان معین الدین چشتی کا
ہر ادنیٰ و بیان شانِ معین الدین چشتی کا — لکھوں میں وصف کس عنوان معین الدین چشتی کا

حبیبِ حضرتِ سبحان معین الدین چشتی کا

سراپا فیض ہی جو سلسلہ میں آنکے داخل ہے — جو ذی ارشاد ہیں سب کا وہ بیشک پیر کامل ہے
ہر اک قطبِ زمان عرفانِ حق کا اُس سے سائل ہے — تمامی اولیا ہے ہند کو فیضان شامل ہے

حضور قبلۂ ایمان معین الدین چشتی کا

حضورِ خواجہ دین نائبِ شاہِ ولایت ہین — مراتب قرب کے پاتے ولی انکی بدولت ہین
اسی دربار سے جاری سب احکامِ طریقت ہین — وہی ہین ہند کے والی ولی انکی رعیت ہین

لقب ہی شاہِ ہندستان معین الدین چشتی کا

قلمرو مین مرے خواجہ کی ہی خلقِ خدا ساری — بشر بھی جن بھی حورین بھی غلمان بھی ملائک بھی
مطیعِ حکمِ محکم انکے ہین سب عرشی و فرشی — نہ تنہا ہی زمین پر پادشاہی اس شہِ دین کی

فلک ہی تابعِ فرمان معین الدین چشتی کا

حبیب اللہ ہی اور عاشقِ رب العلی بیشک — وہ راضی ہی خدا سی اس سے ہی راضی خدا بیشک
وہ نائب ہی محمد کا عقیدہ ہے مرا بیشک — رسول اللہ کی دربار سے انکو عطا بیشک

ہوا رتبہ جو تھا شایان معین الدین چشتی کا

حسب مین او نسب مین سب سے اعلیٰ ہی وہ اشہر — رگ و پی مین ہی اسکے خونِ ابنِ ساقیِ کوثر
محمد مصطفیٰ کا لاڈلا زہرا کا ہے دلبر — علی مشکلکشا ہی جدِ امجد اور راخ اکبر

ہوا شاہنشہ جیلان معین الدین چشتی کا

نبی کا لاڈلا ہی اور خاصِ قادرِ مطلق — شریعت اور حقیقت کی چمن کی اس سے ہی رونق
نسب مین سب سے اعلیٰ اور نسبت مین یہ ہی اسبق — غیاث الدین حسن والد ہی اور ہی مرشد برحق

جناب خواجہ عثمان معین الدین چشتی کا

پھرین کیوں در بدر ہم ٹھوکرین کہاتا زمانہ مین — ٹھکانا بھی ٹھکانوں کا ہی انکے آستانہ مین
کمی کس چیز کی ہی شاہِ دین کی کارخانہ مین — وہ کیا ہی جو نہین ہے میرے خواجہ کے خزانہ مین

گدا ہی قیصر و خاقان معین الدین چشتی کا

خدا کا شکر کرتے ہین ہم اس قابل نخشی نہار — جو پایا ہی چشتی مین عابد ہمین وہ آج ہی تیار
نمونہ گلشنِ جنت کا ہی اجمیر کا گلزار — یہہ دیکھو پربہار اشجار و تجری تحتہا الانہار

ہی روضہ و نشہ رضوان معین الدین چشتی کا

جو دیمین مشعلِ خورشید لیکر آسمان ڈھونڈہی — نظیرِ گنبدِ اقدس تو خود وہ ہی نظر آوے
نظر تک بھی ٹھہر سکتی نہین جسپر کہین جیندے — زحل مریخ زہرہ مشتری مہ خور عطارد سے

زیادہ ہی کلس رخشان معین الدین چشتی کا

زمینِ درگہِ خواجہ ہی اپنے بخت پر نازان — ملا ہی اوسکو وہ رتبہ کہ ہون اہل سما قربان
سدا ہی ناصیہ سا آستانہ پر مہ تابان — ہمیشہ جسپہ قربان ہونیکا ہی آسمان خواہان

وہ ہی والا مکان ایوان معین الدین چشتی کا

تجلی خواجہ برحق کا ہی یان پر توگستر — جو آتی تیرہ باطن بھی منور قلب ہو یکسر
یہانکے ذرّونسی حاصل ضیا کرتا ہی خور دن بھر — لیا کرتے ہین قدسی جس سے انوار و فیوض اکثر

حظیرہ ہی وہ نور افشان معین الدین چشتی کا

ہی جو پیا نشہ ... تا نہ ساغر ہی یہاں نے سے ۔ ہوئی جاتے ہیں جن و انس سب متوالے پے در پے
تعجب کیا ہے بیخود ہوا اہل ہند و روم و رے ۔ مہک جاتی ہے دماغ عرشیان جس سے وہ صندل ہے

عجب شورش دہ مستان معین الدینؒ چشتی کا

نہیں ہیں ایک دو انگلی والے کو حرمین دیت ۔ ہمیشہ فضل و لطف و جود کی جاری ہیں نہریں
خدا کی گھر کے ہیں مختار جو چاہیں جسے بخشیں ۔ نہیں امکان کسی کا اونکی لنگر میں سیلو نہیں

کرم غیبی ہے ہر اک سامان معین الدینؒ چشتی کا

حقیقت دولت دنیا کی خدام اونکی کیا سمجھیں ۔ سلاطین جہاں کی اونکے آگے پست ہیں شانیں
یہ وہ ہیں آستان پر جنکے سر شاہ و گدا رگڑیں ۔ زیادہ ہے شہان ہر سے شان تجمل ہیں

ہزاران در جہاں دربان معین الدینؒ چشتی کا

جو قسمت سے در دولت کا خواصؒ کی ہوا دربان ۔ نہ بدلے اپنی خدمت سے وہ ہرگز خدمت رضوان
مطیع حکم رہتا ہے ہر اک ذیشان سلطان ۔ رہا کرتا ہے حق کے فضل سے مخدوم مخدومان

سدا ہر خادم ذیشان معینؒ الدین چشتی کا

ملوک ہر ہیں کب ہو سکے اوسکا کوئی ہمسر ۔ بصد آداب کہتی ہیں ملک قدموں پہ اپنا سر
بیان کیا ہو سکے اعزاز سلطان گدا پرور ۔ سلاطین جہاں سے شوکت و عزت میں ہی بڑھکر

خدا کے فضل سے دیوان معینؒ الدین چشتی کا

ولایت ہند کی قبضہ میں اسکے دیدی خالق نے — کیا مختار جو چاہا وہی نظم و نسق کر لے
اور اسکا حکم محکم سب میں سب بے و بدل ہوتے — اگر چاہی تو اک دم میں گدا کو شاہ فرما دے
تصرف ہے وہ بے پایان معین الدین چشتی کا

یہہ مقبولِ خدا ہیں ہر مسلمان کا عقیدہ ہی — ہر اک کا فر انہیں حاجت روای خلق کہتا ہے
مرادین اپنی اپنی مانگنے ہر ایک آیا ہے — درِ عالی پہ ہر دم مومن و کافر کا میلہ ہے
یہہ جلوہ ہے علی الاعلان معین الدین چشتی کا

بدعوت اُنکی درگہ پر نورِ خواجہ ہین — جو ہین زلہ ربا اُنکی وہ ہرگز کچھ نہ غم کہا ہین
جنہین لینا ہو آکر نعمتِ ہر دو جہان لیلین — صلا ہی طالبانِ دین و دنیا سب فقیر لوٹین
کہ دسترخوان ہے پرالوان معین الدین چشتی کا

ولی ہوتے گنہگارونکو اس ڈیوڑھی پہ دیکھا ہی — غبارِ معصیت کو آبِ نہرِ فیض دہوتا ہے
شگفتہ ہر گلِ امیدیاں آکر عجب کیا ہے — نہ کیون سیراب پرلطف ہون آکر رہتا ہے
برستا ہر گھڑی باران معین الدین چشتی کا

تمنا ہی خدا سے یہ بپا جسوقت ہو محشر — مری سر پر معین الدین کا ہو دامنِ انور
کرے کیا تاجِ دارا و جم و نوشیروان لیکر — ہوا سکے سر پہ تاجِ ظلِ لطفِ حق پڑا جسپر
ذرا بھی سایہ دامانِ معین الدین چشتی کا

کرم مجھپر بھی تو اے خواجۂ ذوالفضل فرما دے — حضور عبد قادر مرشد و سجادہ کے صدقے
بیانِ لطفِ تیرا اسطرح سے ہیں جو فرماتے — تعجب لطف کا اونکے نہیں مجھپر ہی ہیتو نسے
بزرگوں پر مرے احسان معین الدین چشتی کا

نظر آتی نہیں تھی مجکو صورت کوئی بھی ایسی — کہ ان آنکھوں سے دیکھوں حضرت اجمیر کی بستی
مجھے ہی ناز قسمت پر مری تقدیر ہے اچھی — بحمد اللہ ہوئی حاصل مجھے بھی آستاں بوسی
کہ تھا مجکو بڑا ارمان معین الدین چشتی کا

درِ دولت پہ خواجہ کی ہیں ساری حاجتیں آتی — جو حاجت لیکے آتی ہیں مرادیں پا کے جاتینگے
کرم سے ہی حاضرِ دربار صدقے میں ہوا اسکے — ہوا فضلِ رسول اللہ و فیضِ غوث اعظم سے
فقیر قادری مہمان معین الدین چشتی کا

مخمس دیگر

لکھے توصیف محبوبِ الٰہی بندہ کس عنوان — دیئے وہ رتبے خالق نے جو تھے اوس ذات کی شایان
عروج و اوجِ شان کیا کر سکے دسکا بیان انسان — نظام الدین ہیں مہرِ شرع و ماہِ رحمتِ رحمان
نبی کے نورِ دل ہیں یاد علی مشکلکشا کی جان

تجلی روضۂ اجمیر کی درگاہ میں دیکھی — نجف اور کربلا بغداد کی ہے روشنی پہلی
نمایاں ہیں حرم سے ہر طرف انوار رحمانی — عیاں ہے شان در سے رحمۃ للعالمینی کی
جہاں میں نائب ختم رسالت ہے وہ بالایقان

علی مرتضیٰ کے در سے ممتاز نیابت ہیں — فرید الدین کے گھر سے سرافراز وزارت ہیں
امیر اہل باطن سرور اہل طریقت ہیں — تمامی اولیاء ہند اس شہ کی رعیت ہیں
زہے عزت زہے شوکت مشائخ کے وہ ہیں سلطان

نہیں بیجا اگر مداح باغ خلد اسے لکھدے — حقیقت روضۂ حضرت کی رضوان سے کوئی پوچھے
معطر ہیں مشام عرشیان و فرشیان ہوتے — شمیم روضۂ پر نور محبوب الٰہی سے
خجل مشک ختن ہے اور شرمندہ گل ریحان

شہا تم قبلۂ کونین ہو اور کعبۂ دارین — جناب مصطفےٰ و مرتضیٰ کی قرۃ العینین
ہو محی الدین کی پیاری معین الدین کے دلکی چین — شہا تم مطلع النورین ہو اور مجمع البحرین
تمہارے در پہ ہیں اجمیر اور بغداد کی سامان

دو عالم پر ہے نافذ آپ کا فرمان محبوبی — دل و جان عاشقان حق کے ہیں قربان محبوبی
نرالی تیری سج دھج ہے نئی ہے شان محبوبی — جناب غوث اعظم نے تجھے دی آن محبوبی
حضور خواجہ صاحب نے عطا کی خواجگی کی شان

ہے نیابت تیری محبوبی مسلم خواجگی تیری
نیابت شاہِ بغداد اور شہِ اجمیر سے پائی
ہے آن و شان غوثؒ و خواجہؒ کی تجھ میں نظر آتی
جنابِ غوثِ اعظم نے تجھے دی آنِ محبوبی

حضورِ خواجہؒ صاحب نے عطا کی خواجگی کی شان

عوام الناس کیا سمجھیں ترا رتبہ ہے جو مولا
خدا آگاہ ہے اور اس کو یا جو ہے خدا والا
مگر یہ جانتے ہیں ہم عقیدہ ہے یہی اپنا
جنابِ غوثِ اعظم اور حضورِ خواجہ صاحب کا

وہ دشمن ہے کرے ہے آپ کی تنقیص جو ناداں

سخاوت اے مرے مولا ہے مشہورِ جہاں تیری
ترا نامِ مبارک سن کے آیا دور سے میں بھی
مجھے اپنا عطا کر دو بجائے آرزو کوئی
عطا پاشی خطا پوشی گہر ریزی و زر بخشی

تمہاری حد سے ہے افزوں نہیں ہے حصر کا امکاں

اگر اک ذرۂ ناچیز پر تیرا قدم گزرے
تو چڑھ جائے فلک پر غیرتِ خورشید بن جائے
تری انوارِ عرفانی کا کیا کیا تذکرہ کیجے
بدایوں اور دہلی تیری موطن اور مدفن ہے

ہوئے ہیں ہفت کشور میں مثالِ مہرِ رخشاں

تو سلطان المشائخ ہے تری سرکار ہے عالی
سمجھ سکتے نہیں تیرے مدارج کو مشائخ بھی
خدا ہی جانتا ہے بس حقیقت ہے جو کچھ تیری
لکھوں رتبہ ترا کیا ہے حقیقت مجھ سے عاجز کی

تری درکِ مراتب میں ہے عقلِ اولیا حیراں

عنایت کا بیان کیا آپ وہ سلطانِ باذل ہیں
سوال آیا نہیں لب پر اور دیں سب کی حاصل ہیں
تری دربار میں آئے ہیں ہم جنت میں داخل ہیں
جو تیری در پہ سائل ہیں وہ لطفِ حق میں شامل ہیں

یہ تیرا روضہ والا ہی مثلِ روضۂ رضوان

غضب ہو جسپہ تیرا اوسپہ حق کا قہر محکم ہے
تو جسپر مہربان ہو پھر اوسی کس بات کا غم ہی
تری شانِ جلالی اور جمالی کا یہ عالم ہے
اثر تیری نگاہِ قہر کا نارِ جہنم ہے

بہارِ باغِ جنت ہی کہ ہی تیرا لبِ خنداں

تری بردوں کو تیرا ہی نہ تنہا فیض شامل ہے
ترا ہے لطف جسپر مصطفےٰ کا فیض شامل ہے
سب اربابِ عقیدت کو سراپا فیض شامل ہے
وہ ایسا کون ہی جسپر نہ تیرا فیض شامل ہے

زمیں سی تا فلک جاری ہی تیرا فیضِ بے پایاں

ہی میخانہ مئی عرفان کا ای مولا تری درگاہ
رہا کرتا ہی دورِ جام تیری در پہ بارہوں ماہ
بھلا ہوتا ہی اک ساغر میں میرا ای شہِ جمجاہ
طفیلِ عاشقانِ حق و مستانِ رسول اللہ

پلا دے مجھکو بھی الطاف سی جام مئی عرفان

تمہارا انعام ای مولا مری خوانِ پر الوان ہے
ادہر بھی کچھ عنایت ہو تو اہلِ جود و احسان ہے
کرم اوسکا طفیلی حاضرِ دربارِ ذیشان ہے
فقیرِ خستہ جو تیری وطن کا تیرا مہمان ہے

بحقِ سرورِ تری خوش ہی کہ ہی حبِ الطافِ یکان

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبعِ بلند و فکرِ آسمان پیوند واقفِ اسرارِ معقول و منقول۔ کاشفِ استارِ فروع و اصول۔ عالمِ المعی فاضلِ لوذعی۔ ذو المجد و المفاخر ممدوحِ اکابر و اصاغر۔ صاحبِ مضامینِ برجستہ۔ جناب مولانا مولوی محب احمد صاحب متخلص بہ خستہ

طبع شد چون این کلامِ بیمثال	مدحتِ مستانِ جامِ معرفت
خستہ گفتم سالِ طبع و جمعِ آن	بیمثال آمد کلامِ منقبت
	۱۳۱۱ھ

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلکِ جواہر سلکِ صاحبِ کمالات مستغنی عن الصفات حبرِ علام۔ نحریرِ فہام یکتای زمان۔ وحیدِ دوران۔ گلشنِ فصاحت را گلِ بیخار۔ جناب مولانا مولوی محمد فضل مجید صاحب متخلص بہ سرشار

این ست کلامِ مدحِ پرکیف	شورش افزاے مدح خوانان
خواہی تو اگر سنینِ طبعش	سرشار۔ خمارِ عشق۔ برخوان
	۱۳۱۱ھ

ولہ

اے عبد ز ذوق جام مدحت	عالم عالم نمود مفتون۔
رنگین تاریخ طبع سرشار	گو جام مخمسات گلگون۔

قطعۂ تاریخ ریختۂ خامۂ مشکین ختامہ خال عارض لطافت وسمۂ ابروی لیاقت۔ نونہال گلشن خوبی۔ سرو آزاد چمن محبوبی۔ ذہین وفطین۔ صاحب طبع رنگین۔ کالسراج المنیر فی الزجاجہ۔ جناب خواجہ عبد اللہ صاحب دہلوی المتخلص بہ خواجہ

بانطباع چنین مدح یافتم خواجہ	سرور بادۂ نغما و نشۂ می حشمت
بفیض روح شہ بوتراب ہاتف غیب	سنش (تجلی نور ابوتراب) نوشت

قطعۂ تاریخ طبعزاد حمیدہ اطوار خجستہ کردار نیک خصائل ستودہ شمائل صاحب فہم سلیم وذہن مستقیم۔ رشک غالب ذوق جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب متخلص بہ شوق

اے شوق چو این کلام مدحت	شد طبع بفضل مجد قادر
گفتم از بہر سال طبعش	رنگینی مخمسہائے نادر ۱۳۱۱ھ

خاتمة الطبع

چمن سرسبز شد ساقی گل و نرگس بباغ آمد | بده جامی که دیگر باغ را چشم و چراغ آمد

چشم دیدن و گوش شنیدن را نوید که بکرم قادر مقتدر مجید و فضل رسول حمید درین ایام بهار و موسم خوشگوار که ابر آذری عروسان چمن را شست و شو داده ـ و مشاطه قدرت شاهدان گلشن را خلعت بوقلمون پوشانده ـ در طرف گلها رنگ سبز از گلشن میبرد ـ و از هر گوشه فواره سرجوش میزند ـ یا گلدسته رنگین ـ مجموعه مضامین دلنشین شاهد دلربای بزم فصاحت ـ دلبر شیرین ادای انجمن بلاغت ـ گلزار لطافت را گل و گل نزاکت را بو ـ جسم معانی را چهره و چهره معانی را آبرو ـ سپهر دانش را مهر و مهر بینش را تاب ـ میکده عرفانی را ساغر و ساغر هوشیاری را می ناب ـ یعنی تازه مخمسات و قصاید سیاح بحار تجرید ـ سباح بحار تفرید ـ عنقای قاف لاهوت ـ شهباز هوای ناسوت ـ نقطه دائره وجود ـ دائره کن فکان شهود ـ شهنشاه شهرستان جبروت ـ سلطان گلستان ملکوت ـ مصباح دین و ملت ـ هادی ملل بی علت ـ مهر سپهر معرفت بدر فلک طریقت ـ ملجا سالکین ـ امام الواصلین ـ حاجی حرمین شریفین ـ حافظ کلام رب المشرقین جناب مولانا حاجی حافظ مولوی عبد القادر محب الرسول صاحب قادری ادام الله ظلال افاداته علی رؤس المسلمین و افاض سحائب افاضاته علی کافة الانام و علینا معهم اجمعین مصنف نغز نثر و معجز مثنوی ـ مسیح چرخ سخن گستری ـ خوشنویس نسخ سخن ـ پیکر هنر ـ نقاد جواهر معانی ـ صیرفی بازار نکته دانی ـ گوهر خورشید فروغ انجمن یکتائی ـ چراغ افروز محفل محبت و آشنائی ـ ملیح صورت والا نژاد نیکو نام ـ خجسته طالع و فرخنده بخت و فرخ فال ـ برگزیده خصائل ستوده شمائل مصطفه خوشخوئی را دل بی‌خمار جناب مولانا مولوی محمد عبد الستار بخش صاحب ستار رئیس بدایون و محقق عدیم المثال ناظم و ناثر باکمال ـ لفظ گستر معنی پرور ـ سخن پیوند دانش اندوز ـ روشن روان بینش افروز ـ مزاجدان سخن نقش تعلیم جناب مولانا مولوی محمد کرم احمد صاحب کرم ـ مریدان خاص معتقدان با اختصاص جناب مولانا صاحب ممدوح بحسن سعی کارپردازان مطبع باحسن وجوه حلیه الطباع در برکشیده روشنی بخش دیده مشتاقان گردید فقط ـ

بگیر تو که محبت تیر بیکمان زده   در سینه من زخم بی‌نشان زده

کجا روم به که گویم بگو چه چاره کنم   که تیر عشق مرا در دل و جان زده

۲۸۶

بهار و بوستان معروف به باغ و بهار جیلان

مرسله العبد نثار احمد مروی السید آقوی عفی الله

نوشته ماند سیه بر سپید – نویسنده را نیست فردا امید

[illegible]